دعا قبول نہ ہونے پر غصہ آنا اور نیک شخص کو دعا کا کہنا

مجیب: مولانا سید مسعود علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-1793

تاریخ اجراء: 01ذوالحجۃ الحرام1445ھ/08جون2024ء

دارالافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

اگر کسی شخص کو اپنی دعا قبول نہ ہونے پر اپنی ذات پر غصہ آجائے اور یہ خیال کرے کہ شاید مجھ میں کسی کمی کی وجہ سے دعا قبول نہیں ہورہی، پھر وہ کسی نیک بندے سے دعا کرنے کا کہے، تو کیا اس پر کوئی حکمِ کفر لگے گا؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

اگر صرف اپنی ذات پر ہی غصہ آیا کہ مجھ میں کسی کمی کی وجہ سے دعا قبول نہیں ہورہی اور پھر اسی حالت میں کسی ولی اللہ یا نیک بندے سے دعا کی درخواست کی، اللہ تبارک وتعالیٰ کے متعلق کوئی شکوہ وغیرہ کے الفاظ نہیں کہے، تو حکمِ کفر نہیں۔

واضح رہے کہ **دعا اگر بظاہر قبول نہ بھی ہو، تو رائیگاں نہیں جاتی** جیسا کہ حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: "ما من مسلم يدعو بدعوة ليس فيها إثم ولا قطيعة رحم إلا أعطاه الله بها إحدى ثلاث: إما أن يعجل له دعوته وإما أن يدخرها له في الآخرة وإما أن يصرف عنه من السوء مثلها۔ قالوا: إذن نكثر قال: الله أكثر" یعنی جو بھی مسلمان دعا کرتا ہے جس میں گناہ یا قطعِ رحمی نہ ہو، تو اللہ پاک اسے تین باتوں میں سے کوئی ایک عطا فرماتا ہے۔ یا تو اس کی مانگی ہوئی چیز جلدی عطا کردیتا ہے یا اس کی دعا کو اس کے لئے آخرت میں ذخیرہ کردیتا ہے یا اس سے اسی کی مثل کوئی برائی دور فرمادیتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: تب تو ہم دعامیں کثرت کریں گے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ پاک اس سے زیادہ عطا فرمائے گا۔ (مشکوۃ المصابیح مع مرقاۃ المفاتیح، جلد5، صفحہ134، مطبوعہ: بیروت)

مستدرک للحاکم میں ہے: "قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: فلا يدع الله دعوة دعا بها عبده المؤمن إلا بين له إما أن يكون عجل له في الدنيا وإما أن يكون ادخر له في الآخرة قال: فيقول المؤمن في ذلك

المقام: یالیته لم یکن عجل له في شيء من دعائه "یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ پاک اس دعا کو نہیں چھوڑتا جو بندۂ مؤمن کرتا ہے مگر یہ کہ اس کے لئے ظاہر فرما دیتا ہے یا تو اس کو دنیا میں عطا کر دیتا ہے یا اس کی دعا کو آخرت کے لئے ذخیرہ فرما دیتا ہے، فرمایا: مؤمن اس مقام (آخرت میں دعا کے اجر کو دیکھ کر) یہ کہے گا: اے کاش دنیا میں اس کی کوئی دعا قبول نہ ہوئی ہوتی۔ (المستدرک علی الصحیحین، حدیث 1819، جلد 1، صفحہ 671، مطبوعہ: بیروت)

لہٰذا بندے کو مایوس نہیں ہونا چاہئے، دنیاوی حکام، عہدہ داران کے پاس لوگ کئی کئی چکر لگاتے ہیں، پھر بھی امید لگائے ہوئے ہوتے ہیں، وہ ذات تو پھر بے نیاز ہے، ہمارا رب ہے، اس سے ناامیدی کس بات کی؟ لہٰذا دعا میں کثرت کرنی چاہئے اور اس پاک بارگاہ سے ہمیشہ امید ہونی چاہئے کہ بظاہر دنیا میں دعا کی قبولیت نہ بھی ظاہر ہوئی، تو بحکمِ حدیث آخرت میں کثیر اجر و ثواب حاصل ہو گا۔

دعا کی قبولیت کے آداب، اسباب اور اوقات سے متعلق معلومات کے لئے کتاب **"فضائل دعا"** کا مطالعہ فرمائیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دار الافتاء اہلسنت
DARUL IFTA AHLESUNNAT
Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net